حُسنِ انتقاد

تبصرہ کے لیے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے

● **سیّدی وَ اَبِی**　　　مصنفہ: بنتِ امیر شریعت سیّدہ اُمِ کفیل بخاری مدظلہا

ضخامت: ۳۲۰صفحات　قیمت: ۲۵۰روپے　　ناشر: بخاری اکیڈمی، دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی، ملتان

حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری برصغیر پاک وہند کے ایسے فردِ جلیل وعظیم تھے جن کے وجودِ گرامی پر یہ شعر صادق آتا ہے۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پر روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

شجرۂ نسب کے اعتبار سے آپ کا سلسلہ ۳۴نسلوں کا فاصلہ طے کر کے امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے جاملتا ہے۔ آپ کی ولادت ۲۳رستمبر ۱۸۹۲ء کو ہندوستان کے شہر پٹنہ میں اور وفات ۲۱راگست ۱۹۶۱ء کو پاکستان کے شہر ملتان میں ہوئی۔ دینی تعلیم کی تکمیل اور مرشد گرامی پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ کے دستِ حق پرست پر بیعت کے بعد ان کی زندگی کا بیشتر حصہ انگریزی سامراج کی مخالفت اور ناموسِ ختم نبوت کے تحفظ میں گزرا۔ تحریک آزادیٔ ہند میں مجلس احرار اسلام کی تاریخی جدوجہد آپ کے کارناموں سے منور ہے۔ آپ سیاسی سرگرمیوں کی بنا پر گیارہ مرتبہ گرفتار ہوئے اور قریباً ساڑھے نو سال قید وبند میں گزارے۔

زیرِ نظر کتاب ''سیّدی وَ اَبِی'' میں بنتِ امیر شریعت سیّدہ اُمِ کفیل بخاری نے اپنی یادداشتوں کو حافظے کی لوح سے کاغذ پر اتارا ہے۔ ان کا معمول تھا کہ اپنے جلیل القدر والد کی باتیں اور واقعات جو دین و مذہب، تاریخ و سیاست، تہذیب و اخلاق اور شاہ صاحب کے عادات و اطوار پر مشتمل ہوتی تھیں، اپنے بچوں کو سناتیں اور انھیں تہذیب و اخلاق کا درس دیتیں۔ ان کے یہ ارشادات اکثر اوقات اخبارات کو بھی اشاعت کے لیے مل جاتے۔ اب یہ یادیں زیرِ نظر کتاب میں بڑے سلیقے سے پیش کر دی گئی ہیں۔ یہ لغوی معانی میں مربوط اور باقاعدہ سوانح نہیں لیکن اس کے مستند مواد سے ایک جامع سوانح عمری مکمل کی جاسکتی ہے اور اس کتاب کے واقعات کو اسناد کا درجہ اس لیے حاصل ہے کہ انھیں امیر شریعت کی صاحبزادی نے جو خود اعلیٰ پائے کی ادیبہ اور شاعرہ ہیں، لکھا ہے۔ یہ واقعات ماضی کو اس طرح آواز دیتے ہیں کہ ماضی کے واقعات اور شخصیات زندہ ہو جاتی ہیں۔ زندگی کا حقیقی بیانیہ اور مثبت ردّعمل پڑھنے والوں کے ایمان کو تازہ کر دیتا ہے۔ اس ناچیز کو امیر شریعت کی امرتسر اور شاہ محمد غوث (دفتر احرار لاہور) کی محفلوں میں ایک خورد کی حیثیت میں پچھلی صفوں میں بیٹھنے اور فرموداتِ امیر شریعت جلسوں میں سننے کا موقع بھی ملا اور یوں پوری صداقت سے اعتراف کرتا ہوں کہ میں اس کتاب پر تبصرے کا اہل نہیں ہوں۔ صرف آپ کو اطلاع کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت امیر شریعت کے سوانح و افکار پر ایک ایسی کتاب چھپ گئی ہے جس میں حضرت بخاری ہمارے ساتھ ہم کلام محسوس ہوتے ہیں۔ اس کتاب کا ایک اہم حصہ اپنی بیٹی کے نام